انصار الدین

مجلس انصار اللہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی رسالہ

جنوری/فروری 2026ء | صلح/تبلیغ 1405 ہجری شمسی | رجب/شعبان 1447 ہجری | جلد 23 نمبر 1

اپنی مسجدوں کو پیار و محبت کا نشان بنانے کے بعد، جس سے اللہ تعالیٰ کی توحید کے پیغام کے ساتھ پیار و محبت کا پیغام ہر طرف پھیلانے کا نعرہ بلند ہو، احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو اپنے علاقے کے ہر شخص تک پہنچا دیں۔ یہی پیغام ہے جو اللہ تعالیٰ کی پسند ہے۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

دس شرائطِ بیعت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

«جنہوں نے شرائط بیعت اپنے گھروں میں سامنے نہیں لگائیں وہ اب لگالیں جن سے پتہ لگتا رہے کہ شرائط بیعت کیا ہیں اور پڑھنے سے اپنی اصلاح بھی ہو گی۔»

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان ۔28 دسمبر 2025ء)

I

اوّل :۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

II

دوم :۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

III

سوم :۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

IV

چہارم :۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

V

پنجم :۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذِلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

VI

ششم :۔ یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

VII

ہفتم :۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

VIII

ہشتم :۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردئ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

IX

نہم :۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

X

دہم :۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

MAJLIS ANSARULLAH
UNITED KINGDOM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

02 درس القرآن

03 حدیثِ نبوی ﷺ

04 ارشاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

05 ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

08 ویلز اور مجلس انصار اللہ – تاریخ، قربانی اور مسجد بیت الرحیم کا سفر
لطیف احمد شیخ۔ ویلز اینڈ ساؤتھ ویسٹ ریجن انصار اللہ

13 مسجد بیت الرحیم کارڈف کی تعمیر
شکیل احمد بٹ چیئرمین کارڈف مسجد پروجیکٹ و نائب صدر مجلس انصار اللہ یوکے

17 تعمیر مساجد اور آداب مسجد
چوہدری ناز احمد ناصر

21 میر صاحب اور کوئل
ابومہران بٹ

24 اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ یوکے 2026ء

نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ

MAJLIS ANSARULLAH
UNITED KINGDOM

أنصار الدِّین

| جنوری/فروری 2026ء | صلح/تبلیغ 1405 ہجری شمسی |
| رجب/شعبان 1447 ہجری | جلد 23 نمبر 1|

صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ
صاحبزادہ مرزا وقاص احمد

قائد اشاعت و مدیر اعلیٰ
راجہ برہان احمد

مجلس ادارت
میر انجم پرویز
طاہر محمود مبشر

مینیجر
جلال الدین

درس القرآن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمہ: (مَیں) اللہ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں)۔

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ۔ (التوبہ: 18)

اللہ کی مسجدوں کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ اور نمازوں کو قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا سو قریب ہے کہ ایسے لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں۔

قُلۡ اَمَرَ رَبِّیۡ بِالۡقِسۡطِ ۟ وَاَقِیۡمُوۡا وُجُوۡہَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّادۡعُوۡہُ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۬ؕ کَمَا بَدَاَکُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ۔ فَرِیۡقًا ہَدٰی وَفَرِیۡقًا حَقَّ عَلَیۡہِمُ الضَّلٰلَۃُ ؕ اِنَّہُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَیَحۡسَبُوۡنَ اَنَّہُمۡ مُّہۡتَدُوۡنَ۔ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّکُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ۔ (الاعراف: 30 تا 32)

تو کہہ دے میرے رب نے مجھے انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ ہر مسجد کے پاس اپنی توجہ درست کرلیا کرو اور اللہ کی عبادت کو خالص اسی کا حق قرار دیتے ہوئے اسی کو پکارو، جس طرح اس نے تم کو شروع کیا تھا۔ پھر ایک دن تم اسی حالت کی طرف لوٹو گے۔ ایک فریق کو اس نے ہدایت دی لیکن ایک اور فریق ہے جس پر گمراہی واجب ہوگئی ہے (یعنی وہ گمراہی کا مستحق ٹھہرا ہے) انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنالیا ہے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پا گئے ہیں۔ اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب زینت (کے سامان) اختیار کرلیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو، کیونکہ وہ (اللہ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حدیث النبی ﷺ

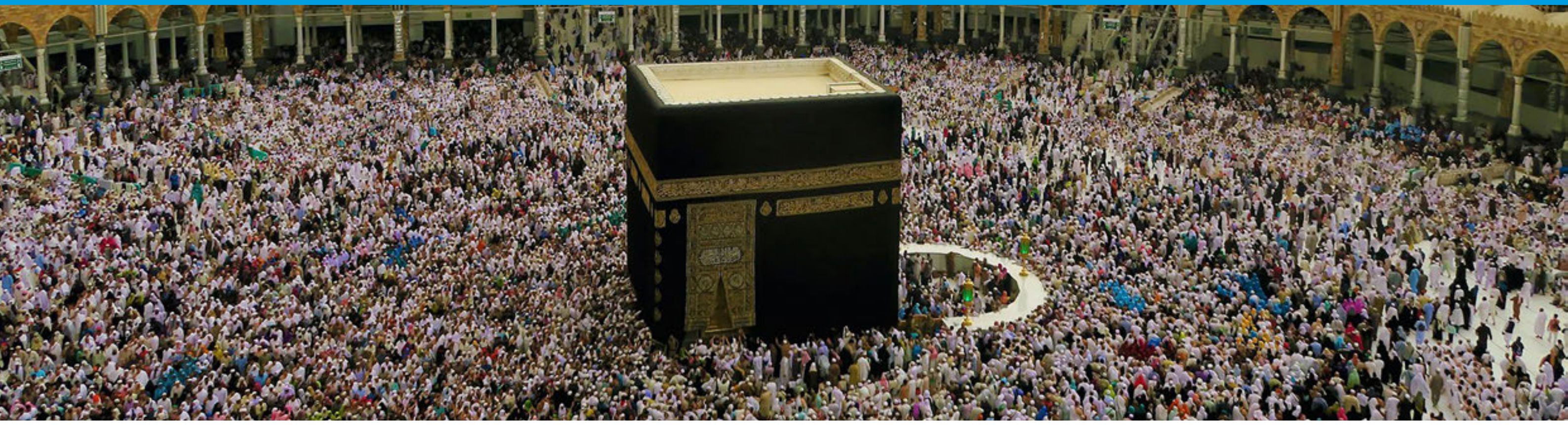

”مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ فِی الْجَنَّةِ مِثْلَہٗ “

”جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ویسا ہی گھر بنائے گا۔“

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب فضل بناء المسجد... حدیث 1085)

”مدینہ کے قیام کا سب سے پہلا کام مسجد نبوی کی تعمیر تھا جس جگہ آپؐ کی اونٹنی آ کر بیٹھی تھی وہ مدینہ کے دو مسلمان بچوں سہل اور سُہَیل کی ملکیت تھی جو حضرت اَسْعَد بن زُرَارَہؓ کی نگرانی میں رہتے تھے۔ یہ ایک افتادہ جگہ تھی۔”یعنی بالکل بنجر، غیر آباد جگہ تھی“ جس کے ایک حصہ میں کہیں کہیں کھجوروں کے درخت تھے۔ ”اکا دکا درخت لگے ہوئے تھے۔“ اور دوسرے حصہ میں کچھ کھنڈرات وغیرہ تھے” گرے ہوئے مکان تھے، کھنڈر تھے۔“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسجد اور اپنے حجرات کی تعمیر کے لیے پسند فرمایا اور دس دینار...... میں یہ زمین خرید لی گئی اور جگہ کو ہموار کر کے اور درختوں کو کاٹ کر مسجد نبویؐ کی تعمیر شروع ہوگئی۔“

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 301)

ایک روایت کے مطابق اس زمین کی یہ جو رقم تھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادا کی تھی۔ (شرح زرقانی جلد 2 صفحہ 186 دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

پھر لکھتے ہیں کہ جگہ کو ہموار کر کے اور درختوں کو کاٹ کر مسجد نبویؐ کی تعمیر شروع ہوگئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دعا مانگتے ہوئے سنگ بنیاد رکھا اور جیسا کہ قبا کی مسجد میں ہوا تھا صحابہؓ نے معماروں اور مزدوروں کا کام کیا جس میں کبھی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی شرکت فرماتے تھے۔ بعض اوقات اینٹیں اٹھاتے ہوئے صحابہ حضرت عبداللہ بن رَوَاحہ انصاری کا یہ شعر پڑھتے تھے کہ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَر، هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرُ یعنی یہ بوجھ خیبر کے تجارتی مال کا بوجھ نہیں ہے جو جانوروں پر لد کر آیا کرتا ہے۔ بلکہ اے ہمارے مولیٰ! یہ بوجھ تقویٰ اور طہارت کا بوجھ ہے جو ہم تیری رضا کے لیے اٹھاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی صحابہ کام کرتے ہوئے عبداللہ بن رَوَاحہ کا یہ شعر پڑھتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَةِ، فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ یعنی اے ہمارے اللہ! اصل اجر تو صرف آخرت کا اجر ہے پس تُو اپنے فضل سے انصار اور مہاجرین پر اپنی رحمت نازل فرما۔ جب صحابہ یہ شعر پڑھتے تھے یا اشعار پڑھتے تھے تو بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی آواز کے ساتھ آواز ملا دیتے تھے اور اس طرح ایک لمبے عرصہ کی محنت کے بعد یہ مسجد مکمل ہوئی۔

(خطبہ جمعہ 15/ مارچ 2019ء)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

مساجد کی اہمیت اور برکات

اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض لِلہ اسے کیا جاوے نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ مسجد مرصّع اور پکی عمارت کی ہو بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیے اور وہاں مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیے اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈال دو کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو۔ خدا تعالیٰ تکلّفات کو پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور اسی طرح چلی آئی پھر حضرت عثمانؓ نے اس لیے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا اپنے زمانہ میں اسے پختہ بنوایا۔ مجھے خیال آیا کرتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ اور عثمانؓ کا قافیہ خوب ملتا ہے۔ شاید اسی مناسبت سے ان کو ان باتوں کا شوق تھا۔ غرضیکہ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہیے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے اور جماعت کے لوگوں کو چاہیے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہیے اور ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 275-276 آن لائن ایڈیشن 2022ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف مساجد کے افتتاح کے موقع پر جو ارشادات فرمائے ان میں سے چند بطور یاددہانی و عمل درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الرحیم، کارڈف، ویلز کے افتتاح کے موقع پر ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صرف اتنا تو کافی نہیں کہ ہماری مسجد بن گئی:

”صرف اتنا تو کافی نہیں کہ ہماری مسجد بن گئی۔ جنت میں گھر بنانے کے لیے تو اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ مسجد بنا لی، اس کے لیے ایمان کے ساتھ عمل کی بھی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی بھی ضرورت ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہونے کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ ہر سال ہزاروں مسجدیں مسلمان بناتے ہیں لیکن اگر ان میں فرقہ واریت کے درس دیے جاتے ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے بجائے ذاتی مفادات یا صرف اسی فرقے کے مفادات کی باتیں کی جاتی ہیں یا نئی نئی بدعات نام نہاد علماء پیدا کر رہے ہیں جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے کوئی تعلق نہیں تو وہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اس کے رسولؐ کے نزدیک جنت میں لے جانے والی مسجدیں نہیں۔ پس مسجد کا حق ادا کرنا اور اسے جنت لے جانے کا ذریعہ بنانا اور اس کی تعمیر سے جنت میں ایک گھر بنانا ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو ہر احمدی کو سمجھ کر پھر اس پر عمل کرنے اور اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور اس زمانے میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق نے ایک حقیقی مسلمان بننے اور عبادتوں اور اپنی مسجدوں کے حق ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے کے بارے میں جس طرح بتایا ہے اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ تب ہی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر پختہ اور کامل ایمان لانے والے ہیں، یومِ آخرت پر کامل ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی نمازوں کو قائم رکھنے والے ہیں اور اپنے مال قربان کر کے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی قائم کرنے والے ہیں اور اگر کسی ہستی کا ہمیں خوف ہے تو وہ خدا تعالیٰ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت ہی ہمارے دلوں میں ہے کیونکہ ہم اس سے پیار کرنے والے ہیں۔ کسی دنیاوی چیز سے ہمیں خوف نہیں ہے، کسی دنیاوی چیز سے ہمیں وہ محبت نہیں جو ہمیں خدا تعالیٰ سے ہے۔ ہم اپنے دنیاوی مفادات کو اپنے ایمان اور اپنے دین کے لیے قربان کرنے والے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 11 اکتوبر 2019)

مساجد کی ایک مد ہونی چاہئے:

”اس زمانے میں جس میں مادیت کا دور دورہ ہے احمدی ہی ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے اس کے گھر بھی تعمیر کرتا ہے اور اس کی عبادت سے

اپنے آپ کو سجانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اپنی نسلوں میں بھی ان کی اعلیٰ تربیت کے ذریعہ یہ روح پھونکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس ضمن میں مجھے یاد آیا کہ ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مدّ مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے تو عموماً اس خوشی کے موقع پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی۔ وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندہ دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے۔ یہ مد اب بھی شاید ہو۔ حالات کی وجہ سے پاکستان میں تو میں اس پر زور نہیں دیتا لیکن باہر پتہ نہیں، ہے کہ نہیں اور اسے اب بیرون کہنے کی تو ضرورت بھی نہیں۔ عموماً مساجد کی ایک مد ہونی چاہئے اس میں جب بچے پاس ہو جائیں تو اس وقت یا کسی اور خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں چندہ دیا کریں اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں بے شمار احمدی بچے امتحانوں میں پاس ہوتے ہیں۔ اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں، ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مدّ میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارے میں اپنے بچوں کی تربیت کریں اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ ان والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سی فکروں سے آزاد فرما دے گا۔ اللہ کرے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق عبادتیں کرنے والے بھی ہوں جس طرح آپؑ جماعت کو بنانا چاہتے تھے۔ اور مشرق و مغرب میں مسجدوں کا جال پھیلانے والے بھی ہوں۔ اور پھر ان مسجدوں کو تقویٰ سے پُر دلوں سے بھرنے والے بھی ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مساجد کی تعمیر سے بہت سے تبلیغی راستے کھلیں گے اور اللہ کے فضل سے کھلتے بھی ہیں۔ لیکن اس کے لئے ہمیں بھی توبہ و استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے معیار قائم کرنے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 11/ نومبر 2005ء)

توحید کا پیغام ہی اللہ تعالیٰ کی پسند ہے:

’’دوسری اہم چیز یہی ہے کہ تبلیغ کی طرف کوشش ہو۔ اس کے لئے اپنی حالتوں کو درست کرنے کے بعد، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کے بعد، اپنی مسجدوں کو پیار و محبت کا نشان بنانے کے بعد، جس سے اللہ تعالیٰ کی توحید کے پیغام کے ساتھ پیار و محبت کا پیغام ہر طرف پھیلانے کا نعرہ بلند ہو، احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو اپنے علاقے کے ہر شخص تک پہنچا دیں۔ یہی پیغام ہے جو اللہ تعالیٰ کی پسند ہے۔ اور یہی پیغام ہے جس سے دنیا کا امن اور سکون وابستہ ہے۔ یہی پیغام ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہونا ہے۔ آج روئے زمین پر اس خوبصورت پیغام کے علاوہ کوئی پیغام نہیں جو دنیا کو امن اور محبت کا گہوارہ بنا سکے اور بندے کو خدا کے حضور جھکنے والا بنا سکے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 16 جون 2006ء)

دلوں کی ناراضگیوں اور کینوں سے نجات مل جائے گی:

’’ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہماری ذاتی ترقی بھی اور جماعتی ترقی بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہونی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، اپنے مقصد پیدائش کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ خاص طور پر مسجدوں میں اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم نے کوئی دنیاداری کی بات یہاں نہیں کرنی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ مسجد میں آتے وقت جب یہ صورت ہو گی اور جب ہر شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مسجد میں آ رہا ہو گا تو دوسرے کے متعلق اگر کوئی دل میں برا خیال بھی ہے تو وہ اسے جھٹکنے کی کوشش کرے گا اور ان نمازوں اور عبادتوں کی برکت سے مسجد سے باہر بھی پیار، محبت اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والی باتوں کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ دلوں کی ناراضگیوں اور کینوں سے نجات مل جائے گی۔‘‘

مسجد بنانا اور اس کو خوبصورت بنانا کوئی ایسی بات نہیں جس پر بہت زیادہ خوش ہوا جائے:

’’پس یہ مسجدیں بنانے کا فائدہ تبھی ہے جب اس نیت سے مسجد بنائی جائے اور اس نیت سے مسجد میں عبادت کے لئے جایا جائے کہ ہم نے اپنے دلوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر پاک صاف رکھنا ہے۔ ورنہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بے شمار مسجدیں ہیں۔ کئی مسجدیں ہیں جن میں خطبوں میں خطیب ایک دوسرے فرقہ پر گالیوں اور نہایت گندے الفاظ کے استعمال کے سوا اور کچھ نہیں کر رہے ہوتے۔ دنیا میں کئی مسجدوں میں جماعت کو بھی گالیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ پھر مسجدوں میں بعض دفعہ خود اپنے اندر سے ہی دو گروہ لڑ پڑتے ہیں اور اس حد تک آگے نکل جاتے ہیں کہ حکومت کو دخل

انداز ی کر کے مسجدوں کو تالے لگانے پڑتے ہیں۔ تو کیا ایسی مسجدیں ثواب کا ذریعہ بن رہی ہیں؟ ایسے لوگ تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس مسجد بنانا اور اس کو خوبصورت بنانا کوئی ایسی بات نہیں جس پر بہت زیادہ خوش ہوا جائے۔ اگر حقیقی خوشی حاصل کرنی ہے تو اس صورت میں ممکن ہے جب خوبصورت دل رکھنے والے اور نیک نیت، پیار اور محبت پھیلانے والے اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نمازی پیدا کئے جائیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا ہے۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینا ہے۔ اگر ہم اس مقصد کے حصول کی کوشش نہیں کر رہے تو ہمارا احمدی کہلانا بے مقصد ہے۔” (خطبہ جمعہ 25 اپریل 2008ء)

اس مسجد کو آباد رکھنا ہماری ذمہ داری ہے:

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بنائی ہوئی مسجد کا کام مسجد کی تعمیر کے بعد ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا انسان تبھی حامل بنتا ہے جب اس کے حکموں پر چلنے والا ہو، اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والا ہو، حقوق العباد ادا کرنے والا ہو، وفا اور اخلاص سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہو، اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والا ہو۔ (خطبہ جمعہ 7 اکتوبر 2022ء)

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مانا ہے۔ ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا اور آپؑ کی بیعت میں آنا ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے۔ ہمارا کام آپ علیہ السلام کی بیعت میں آ کر ختم نہیں ہو گیا بلکہ پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ تبھی ہم ان انعامات کے وارث ٹھہریں گے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنا ہو گا۔ اس مسجد کو آباد رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ آپس میں پیار و محبت سے رہنا ہماری ذمہ داری ہے۔ رواداری اور بھائی چارے کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا ہماری ذمہ داری ہے۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پیغام دنیا کو دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ مسلسل دعاؤں سے اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ اپنی نسلوں کی اصلاح کی فکر کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ تبھی ہم مسجد کا حق بھی ادا کر سکیں گے۔

(خطبہ جمعہ 7 اکتوبر 2022ء)

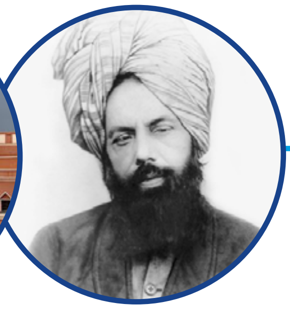

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

”سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵)

ویلز اور مجلس انصار اللہ - تاریخ، قربانی اور مسجد بیت الرحیم کا سفر

لطیف احمد شیخ۔ ویلز اینڈ ساؤتھ ویسٹ ریجن انصار اللہ

ویلز برطانیہ کا ایک دلکش اور تاریخی خطہ ہے جو اپنی قدیم ویلش زبان، سرسبز پہاڑوں اور ساحلی حسن کی بدولت دنیا بھر میں منفرد پہچان رکھتا ہے۔ اس کا دارالحکومت کارڈف تعلیم، ثقافت اور جدید ترقی کا نمایاں مرکز ہے۔ فطرت، تاریخ اور روایات کا حسین امتزاج ویلز کو ایک ایسی سرزمین بناتا ہے جس میں روحانیت کی تلاش رکھنے والوں کے لیے خاص کشش پائی جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ اور ویلز کا تعلق ۱۹۲۱/۲۲ء میں اُس وقت منظرِ عام پر آیا جب ولی عہد پرنس آف ویلز شہزادہ ایڈورڈ کے ہندوستان کے دورے کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ”تحفہ شہزادہ ویلز“ کے نام سے ایک نہایت پُرمغز کتاب تحریر فرمائی جس میں حقیقی توحید، انسان کے مقصدِ حیات اور خدا سے زندہ تعلق کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی۔

۱۹۷۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یورپ کے تبلیغی دورے کے دوران دریائے وائی کے مقام ٹنٹرن ایبے کا دورہ کیا۔ حضورؒ نے مبلغین کے ساتھ تصویر بنا کر اسے ”کھنڈرات کے معمار“ کا عنوان عطا فرمایا یعنی وہ مصلحین جو مغرب کی باسی روحانی عمارت کو ازسرِ نو تعمیر کرنے آئے ہیں۔

کارڈف میں جماعت احمدیہ کی موجودگی کا آغاز ۱۹۷۰ء کی دہائی میں ہوا۔ ۱۹۸۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جب آئرلینڈ سے بذریعہ فیری فِش گارڈ تشریف لائے تو کارڈف کے احباب جماعت نے ملاقات کا شرف حاصل کیا جو آج تک ایک روشن یاد کے طور پر قائم ہے۔

ساؤتھ ویسٹ ریجن کو حضرت مولانا عبدالرحیم دردؓ سمیت کئی جید علماء کی آمد کا اعزاز بھی ملا جن میں مکرم و محترم حضرت مرزا عبدالحق صاحب، مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان، مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد قادیان اور مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ بھی شامل ہیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں ۲۶؍ نومبر ۱۹۸۹ء میں کارڈف میں ایک تقریب بھی منعقد ہوئی جس میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن، مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب مبلغ انگلستان بھی شامل ہوئے۔ اس موقع پر قرآن کریم کی منتخب آیات کے ویلش زبان میں ترجمہ کی تقریب رونمائی بھی ہوئی۔ یہ ساری کامیابیاں بلاشبہ خدا تعالیٰ کے فضل و احسان اور خلافت احمدیہ کی برکت کی بدولت ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کامیابیوں کا سفر یونہی پہلے سے بڑھ کر جاری و ساری رہے۔

سن نوّے کی دہائی میں ساؤتھ ویسٹ ریجن کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا مگر اس ریجن کو حقیقی پہچان ۱۹۹۹ء میں مکرم رشید احمد صاحب مرحوم کی بطور ریجنل امیر تقرری کے بعد ملی۔ اُن کے ساتھ نئے ریجنل مشنری مکرم مبارک احمد بسرا صاحب نے تبلیغ اور جماعتی بیداری میں نئی روح پھونکی۔ مکرم ڈاکٹر حیات عمر صاحب پہلے ناظم انصار اللہ مقرر ہوئے۔ ۲۰۰۱ء میں آپ کی علالت کی وجہ سے یہ ذمہ داری بھی مکرم رشید احمد صاحب مرحوم کو سونپ دی گئی اور آپ

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ممبران جماعت احمدیہ ویلز)

اپنی وفات تک یہ ذمہ داری باحسن تمام ادا کرتے رہے۔ بعد ازاں ۲۰۰۳ء سے لے کر ۲۰۱۰ء تک مکرم منور احمد مغل صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کارڈف رہے اور پھر ۲۰۱۰ء تا ۲۰۲۲ء تک ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ویلز اینڈ ساؤتھ ویسٹ ریجن بھی رہے۔ اِسی دور میں ویلز میں مسجد کی تعمیر کا خواب بھی پروان چڑھنا شروع ہوا۔ یہاں اس بات کا ذکر بے جا نہ ہوگا کہ ویلز کے اس ریجن میں جتنے بھی پروگرامز ہوتے تھے اُن میں ساؤتھ ویسٹ ریجن کا نام استعمال کیا جاتا تھا اور ان پروگراموں میں مقامی اسمبلی ممبران اور دیگر معززین بھی شامل ہوتے تھے۔ انہی میں سے بعض لوگوں کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے سابق صدر مجلس انصار اللہ یوکے مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن کے دور میں اس ریجن کا نام بدل کر ویلز اینڈ ساؤتھ ویسٹ ریجن رکھا گیا۔

۲۰۰۳ء تا ۲۰۱۰ء کارڈف مجلس انصار اللہ کی سرگزشت میں ایک اہم دور تھا۔ تبلیغی اسٹالز اور عوامی رابطہ مہم کے دوران بارہا یہ احساس شدت سے سامنے آیا کہ ویلز میں جماعتی مرکز یا مسجد کی عدم موجودگی تبلیغ کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ مسجد نہ ہونے کی وجہ سے مقامی احباب مختلف کمیونٹی ہالز، چرچ ہالز اور بعض اوقات گھروں پر بھی نمازوں، اجتماعات اور دیگر پروگرامز کا انعقاد کرتے رہے۔ اسی پس منظر میں ۲۰۱۱ء میں مجلس شوریٰ میں کارڈف مسجد کی تجویز پیش کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تجویز کو شوریٰ کے ایجنڈے میں شامل کرنے کا ارشاد فرمایا جس کے نتیجے میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے مسجد کی تعمیر کے لیے فنڈز کی خصوصی سکیم کی سفارش کی جو حضور انور نے ازراہِ شفقت منظور فرمائی۔

منظوری کے فوری بعد ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ویلز اینڈ ساؤتھ ویسٹ ریجن مکرم منور احمد مغل صاحب اور زعیم مجلس کارڈف مکرم سعادت احمد صاحب نے چند دیگر انصار کے ساتھ مسجد کی زمین کی تلاش کے لئے انتھک محنت اور جہد و جہد کی۔ مناسب جگہ کی تلاش ایک طویل اور صبر آزما مرحلہ ثابت ہوا۔ مختلف مقامات کا جائزہ لیا گیا۔ کارڈف کونسل کے ذمہ داران سے بے شمار میٹنگز کیں۔ اُس وقت کے صدر انصار اللہ یوکے مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب اور سیکرٹری جائیداد جماعت احمدیہ یوکے مکرم ناصر احمد خان صاحب نے اس ضمن میں کارڈف شہر کے کئی دورہ جات کئے۔ اُن کے دورہ جات سے انصار اللہ کے مقامی ممبران کو بھی بہت حوصلہ ملا۔

لندن سے جنوب مغرب کی جانب تقریباً ۱۵۰ میل کے فاصلے پر واقع پانچ لاکھ آبادی والا شہر کارڈف برطانیہ کا گیارہواں بڑا اور ویلز کا دارالحکومت ہے۔ اسی شہر کے جنوب میں واقع سینیٹوریم روڈ کے شمال مغربی حصے میں ۲۰۱۴ء میں مجلس انصار اللہ برطانیہ کے تعاون سے ایک سابقہ پینٹنگ کمپنی کا دفتر اور اس سے ملحقہ زمین مسجد کی تعمیر کے لیے خریدی گئی۔ پلاننگ کی منظوری کارڈف کونسل نے دوبار مسترد کی۔ مقامی غیر احمدی مسلمانوں کی سخت مخالفت، دستخطی مہم، غلط فہمیاں اور سیاسی دباؤ اس رکاوٹ کا باعث بنتے رہے۔ بالآخر ویلش گورنمنٹ سے اپیل اور مذاکرات کے بعد ۲۰۱۸ء میں کارڈف کونسل نے اس مسجد کے حتمی منظوری دے دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس مسجد کا نام ”مسجد بیت الرحیم“ عطا فرمایا۔

مسجد کے حصول میں ویلش اسمبلی کے رکن اور جماعت کے دیرینہ دوست، مرحوم محمد اصغر صاحب کا کردار بھی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اُن کا جماعت سے تعلق غیر معمولی محبت اور خلوص پر مبنی تھا۔ اُنہوں نے نہ صرف جلسہ سالانہ یوکے میں پاکستان میں احمدیوں پر ہونے مظالم کے ردِّ عمل میں خطاب کیا بلکہ بعض دیگر ممبران اسمبلی کو بھی جلسہ سالانہ میں اپنے ساتھ لے کر آئے۔ اُنہیں کئی بار حضور انور سے بھی ملاقات کا شرف حاصل رہا۔ انہوں نے مسجد کے لیے سیاسی سطح پر ہر ممکن تعاون کیا اور اُن کی بڑی خواہش تھی کہ وہ ویلز اسمبلی میں حضور انور کی میزبانی کے فرائض ادا کر سکیں مگر افسوس

کہ اُن کی یہ خواہش اُن کی زندگی میں پوری نہ ہوسکی۔

چونکہ مسجد بیت الرحیم کی تعمیر کا مکمل مالی بوجھ مجلس انصار اللہ برطانیہ کے سپرد تھا، اس لیے نہ صرف ریجن کے انصار بھائیوں نے بلکہ ملک بھر کے دیگر انصار اور احباب جماعت نے بھی بھرپور جوش و جذبے، اخلاص اور محبت کے ساتھ مختلف فنڈ ریزنگ مہمات میں حصہ لیا اور اپنی قربانی پیش کی۔

اگرچہ کرونا وباء، مالی وسائل کی کمی اور دیگر وجوہات کی بنا پر مسجد کی تعمیر میں کچھ تاخیر رہی مگر مجلس انصار اللہ کی مستقل کوششیں، لگن اور خلوص نے ہر رکاوٹ کو عبور کرتے ہوئے اس عظیم روحانی منصوبے کو عملی شکل دینے کے راستے ہموار کیے۔ یہ جدوجہد محض عمارت کی تعمیر نہیں، بلکہ اخلاص، قربانی اور خدمتِ انسانیت کا ایک لازوال سفر ہے جو آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ اور ایمان افروز مثال ہے۔

ایک طویل اور صبر آزما انتظار کے بعد حضور انور کی پُرشفقت منظوری کے بعد امیر جماعت احمدیہ یوکے محترم رفیق احمد حیات صاحب کی زیر صدارت ۹؍ستمبر ۲۰۲۳ء بروز ہفتہ اس مسجد کی سنگِ بنیاد کی تاریخی تقریب منعقد ہوئی جس میں قادیان سے بھجوائی گئی ایک اینٹ حضور انور کی دعا کے ساتھ رکھے جانے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ جنوری ۲۰۲۴ء میں تعمیراتی کام باقاعدہ شروع ہوا۔ ریجن کے انصار، خدام، لجنہ، اطفال اور ناصرات بھی وقارِ عمل میں حصہ لیتے رہے اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد بیت الرحیم کارڈف نومبر ۲۰۲۵ء میں مکمل ہوگئی۔

۲۳؍نومبر ۲۰۲۵ء کا دن مجلس انصار اللہ یوکے، جماعت احمدیہ برطانیہ اور خاص طور پر ویلز میں مقیم احمدیوں کے لیے بے حد خوشی، مسرت اور فخر کا باعث تھا کیونکہ اُسی روز ویلز کی سرزمین پر جماعت احمدیہ کی پہلی باقاعدہ مسجد، مسجد بیت الرحیم، کا باضابطہ افتتاح عمل میں آیا۔ اس عظیم روحانی منصوبے کے لیے فنڈز کی فراہمی، تعمیر کے تمام مراحل اور افتتاح تک کے انتظامات مجلس انصار اللہ برطانیہ کی زیر نگرانی بخوبی انجام پائے اور ہر مرحلہ کامیابی، لگن اور اخلاص کے ساتھ مکمل ہوا۔ یہ دن تاریخی اہمیت کا حامل بھی تھا کیونکہ اس مسجد کے افتتاح کے لیے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس تشریف لائے اور اس روحانی مرکز کا افتتاح کر کے ویلز کی سرزمین کو برکت اور نور سے منور فرمایا۔

یہ پہلا موقع ہے کہ کسی خلیفۃ المسیح نے باقاعدہ کارڈف کا جماعتی دورہ کر کے ویلز میں احمدیوں کو شرف ملاقات کی سعادت بخشی جو اس لمحے کی عظمت، وقار اور روحانی اہمیت کو مزید بڑھاتا ہے۔ افتتاحی تقریب میں مجلس انصار اللہ یوکے اور جماعت احمدیہ یوکے کی نیشنل عاملہ کے عہدیداران، مقامی احباب جماعت اور دیگر اہم شخصیات نے شرکت کی اور سنگِ بنیاد سے لے کر مکمل تعمیر تک کے سفر کی یادیں تازہ کیں۔ اس موقع پر تمام شرکاء نے دعاؤں، نیک تمناؤں اور قربانی کے جذبے کے ساتھ اس روحانی سفر کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

یہ تاریخی لمحہ نہ صرف مسجد کے افتتاح کی خوشی بلکہ مجلس انصار اللہ کی تبلیغی، روحانی اور سماجی ترقی کا بھی روشن ثبوت ہے اور آنے والی نسلوں کے لیے ایمان، قربانی، خدمتِ انسانیت اور اللہ کی رضا کے حصول کا ایک زندہ اور روشن نمونہ قائم کرتا ہے۔ یہ مسجد محض ایک عمارت نہیں بلکہ ایک روحانی سفر ہے۔ قربانی، صبر، دعا، وفا اور عشقِ خلافت کی ایک لازوال داستان۔ آنے والی نسلیں جب اس مسجد کی چھاؤں میں بیٹھیں گی تو انہیں اس جدوجہد کی خوشبو ضرور محسوس ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الرحیم کو ویلز میں اسلام احمدیت کا روشن مینار بنائے اور اسے دلوں کی اصلاح، محبت کے فروغ اور حقیقی پیغامِ اسلام کی تبلیغ کا مرکز بنائے۔ آمین۔

مسجد بیت الرحیم کارڈف کے افتتاح کے موقع پر مجلس عاملہ انصار اللہ برطانیہ 2025ء کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر کی سعادت نصیب ہوئی۔

دائیں سے بائیں کھڑے ہوئے: مکرم منصور خان صاحب، مکرم نور الحق صاحب، مکرم مدثر شہزاد صاحب، مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب، مکرم ریحان احمد شاہین صاحب، مکرم محمد لقمان صاحب، مکرم نوید الظفر صاحب، مکرم عثمان احمد صاحب، مکرم عدیل شہزاد صاحب، مکرم عرفان احمد صاحب، مکرم حسن احمد صاحب، مکرم فضل احمد طاہر صاحب، مکرم قمر زمان صاحب، مکرم عصمت اللہ صاحب، مکرم فضلِ حق صاحب

دائیں سے بائیں کرسیوں پر: راجہ برہان احمد، مکرم محمد محمود خان صاحب، مکرم اشفاق احمد خان صاحب، مکرم عکاشہ بدر احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ یو کے، سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یو کے، مکرم حافظ اعجاز احمد طاہر صاحب، مکرم لطف الرحمٰن صاحب، مکرم شکیل احمد بٹ صاحب، مکرم کرنل شاہد لطیف صاحب

دائیں سے بائیں بیٹھے ہوئے: مکرم مصور ادریس صاحب، مکرم میر انجم پرویز صاحب، مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب، مکرم احسان قمر صاحب، مکرم چوہدری بشارت اللہ صاحب، مکرم ثاقب رشید صاحب، مکرم حیدر حمید صاحب، مکرم رانا سلیم اللہ خان صاحب، مکرم جلال الدین صاحب

مسجد بیت الرحیم کارڈف کے افتتاح کے موقع پر ناظمین اعلیٰ مجلس انصار اللہ برطانیہ 2025ء کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر کی سعادت نصیب ہوئی۔

دائیں سے بائیں کھڑے ہوئے: مکرم محمد عاطف بشارت صاحب، مکرم وسیم احمد گورایہ صاحب، مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب، مکرم صداقت احمد صاحب، مکرم سعادت احمد صاحب، مکرم اکرام احمد شیخ صاحب، مکرم کاشف احمد سیٹھی صاحب، مکرم رفیق صالح ناصر صاحب، مکرم احمد محمد احسن صاحب، مکرم ڈاکٹر عاصم سلیم صاحب، مکرم رفیق بھٹی صاحب

دائیں سے بائیں کرسیوں پر: مکرم شرف الرحمٰن صاحب، مکرم محمد یاسر صاحب، مکرم وحید احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر طیب احمد منصور صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوکے،

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے، مکرم سید کلیم احمد شاہ صاحب، مکرم آصف اقبال صاحب، مکرم منور الدین احمد صاحب، مکرم رانا سلیم اللہ خان صاحب

مسجد بیت الرحیم کارڈف کی تعمیر

شکیل احمد بٹ چیئرمین کارڈف مسجد پروجیکٹ و نائب صدر مجلس انصار اللہ یوکے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور راہنمائی سے مجلس انصار اللہ برطانیہ کے تحت مختلف ممالک میں رفاہی کام کیے جا رہے ہیں جن کے لیے برطانیہ کے ہزاروں انصار کو عطیات پیش کر کے دنیا کے بعض خطوں میں گرانقدر خدمات بجالانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اسی طرح مساجد کی تعمیر کے ذریعے انسان کی روحانی حالت کی بہتری کے لیے ایک کوشش جاری ہے۔

محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مجلس انصار اللہ یوکے کو ویلز کے شہر کارڈف میں پہلی احمدیہ مسجد تعمیر کروانے کی توفیق ملی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کی تعمیر کا کام ازراہِ شفقت مجلس انصار اللہ یوکے کو سونپا تھا۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر دل وجان سے یقین رکھتی ہے اور دل وجان سے ہی ان ارشادات پر عمل کرنا اپنی زندگی کا مقصد سمجھتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

”اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض لِلّٰہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔“ (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۷۵ آن لائن ایڈیشن ۲۰۲۲ء)

اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے منظوم کلام میں بیان کیا ہے کہ

وہ شہر جو کفر کا ہے مرکز، ہے جس پہ دینِ مسیح نازاں
خدائے واحد کے نام پر اک اب اس میں مسجد بنائیں گے ہم
پھر اس کے مینار پر سے دنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم
کلامِ ربِ رحیم و رحماں، ببانگِ بالا سنائیں گے ہم

مجلس شوریٰ انصار اللہ ۲۰۱۱ میں ایک تجویز آئی تھی کہ مجلس انصار اللہ کے تحت کارڈف میں ویلز اور ساؤتھ ویسٹ ریجن کے لیے ایک مسجد بنائی جائے۔ لہٰذا شوری کی سفارش اور حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد اس پروجیکٹ پر مجلس انصار اللہ یوکے کے تحت کام شروع کر دیا گیا۔ فنڈز جمع کرنے کی مہم شروع کی گئی اور انصار بھائیوں نے اس بابرکت سکیم میں بھرپور حصہ لیا۔ ۲۰۱۴ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کارڈف، سینیٹوریم روڈ پر واقع ایک عمارت خریدی گئی جسے اس وقت سے لے کر سنگِ بنیاد تک نماز سنٹر کے طور پر استعمال کیا گیا اور اس میں لوکل اور ریجنل پروگرامز بھی منعقد ہوتے رہے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس کا نام "مسجد بیت الرحیم" رکھا۔ مسجد کی تعمیر کے لیے منصوبہ بندی کی اجازت مارچ ۲۰۱۸ میں بہت سی مشکلات کے بعد ملی، لیکن تعمیر کا منصوبہ کرونا کی وبا پھیل جانے کی وجہ سے مؤخر کرنا پڑا۔

مسجد کی تعمیر کی راہ میں حائل ان مشکلات کے نتیجے میں یہ مسجد قریباً ۱۴ سال میں مکمل ہوئی۔ اگرچہ لمبی قانونی مشکلات اور مخالفت کی غیر متوقع صورتحال سے اندازہً خرچ میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا گیا۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایک سو سال قبل جب مسجد فضل لندن کا سنگِ بنیاد رکھا گیا تھا تو اس مسجد کی تعمیر کے لیے گراں قدر قربانی پیش کرنے کی سعادت پانے والوں میں قادیان کے وہ غریب اور سفید پوش درویش صفت احمدی بھی شامل تھے جنھیں پیٹ بھر کر روٹی بھی میسر نہیں تھی اور تن ڈھانپنے کے لیے اکثر اُن کے پاس اتنے ہی کپڑے ہوتے تھے جتنے موسم کی شدّت سے بچنے کے لیے ضروری ہوا کرتے تھے۔ اس کے باوجود انھوں نے اپنی ذاتی ضروریات کو قربان کر کے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جو کچھ تھا خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دیا تھا۔ اسی طرح مسجد بیت الرحیم کارڈف کی تعمیر میں بھی احمدی انصار نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کیں۔ الحمد للہ

مسجد بیت الرحیم کارڈف کے سنگِ بنیاد کی تقریب ۹ ستمبر ۲۰۲۳ کو ہوئی۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے محترم امیر صاحب یوکے نے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جس کے لیے دار المسیح/مسجد مبارک قادیان کی اینٹ استعمال کی گئی۔ اس کے بعد مسجد کی بنیاد میں اینٹ رکھنے کی سعادت پانے والے دیگر احباب میں اس وقت کے صدر مجلس محترم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب، نائب صدر مجلس صفِ دوم محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب شامل تھے۔

اس مسجد کو مکمل کرنے کے لیے مزید ۱۵ لاکھ پونڈز فنڈز درکار تھے۔ یہ دوسری مسجد تھی جو مجلس انصار اللہ یوکے کی طرف سے فنڈز اکٹھے کر کے بنائی جانی تھی۔ پہلی مسجد ہارٹلے پول میں "مسجد ناصر" کے نام سے ۲۰۰۵ میں مجلس انصار اللہ یوکے کی طرف سے بنائی گئی تھی۔

۲۰۲۳ کے آخر میں مجلس عاملہ کی میٹنگ میں مسجد کی تعمیر اور اس کے لیے فنڈ اکٹھے کرنے کی غرض سے خاکسار کو نگران مقرر کیا گیا، جس کے بعد ۲۰۲۴ میں تمام انصار بھائیوں سے دوبارہ درخواست کی گئی کہ وہ اس بابرکت سکیم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور کارڈف مسجد بیت الرحیم کے لیے مالی قربانی کریں تا کہ ہم اس منصوبے کو ۲۰۲۵ تک مکمل کرنے میں کامیاب ہوسکیں۔

فنڈ ریزنگ کا باقاعدہ آغاز ایک فنڈ ریزنگ پروگرام کے ذریعہ کیا گیا جس کا انعقاد یومِ مسیح موعودؑ ۲۳ مارچ ۲۰۲۴ کے روز طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں کیا گیا۔ اس پہلے فنڈ ریزنگ پروگرام کی صدارت محترم رفیق حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے کی۔ اس پروگرام میں ۲۵۰ انصار نے شرکت کی اور اس روز اللہ کے فضل سے اڑھائی لاکھ کے وعدہ جات اور پچاس ہزار پونڈز وصولی ہوئی۔

مورخہ ۲۴ مارچ ۲۰۲۴ کے روز کارڈف شہر میں ویلز کے احباب جماعت کے ساتھ فنڈ ریزنگ پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس روز ۱۵۰ احبابِ جماعت شامل ہوئے جنھوں نے ڈیڑھ لاکھ کے وعدے کیے اور ۲۲ ہزار پونڈز ادا کیے۔

اسی طرح دیگر ریجن میں بھی اور مجالس اور جماعتی طور پر بھی تحریک کی گئی کہ حسبِ توفیق اس بابرکت مالی تحریک میں حصہ ڈالیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے مسجد بنائے گا تو خدا تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

ویلز کی پہلی احمدیہ مسجد بیت الرحیم کارڈف کی تعمیر کے لیے بعض انصار کی نمایاں مالی قربانی کی مثالیں پیش ہیں۔

سن ۲۰۱۲ میں اس وقت کے صدر مجلس انصار اللہ یوکے محترم چودھری وسیم احمد صاحب کی مالی قربانی کے لیے جب ملک بھر میں تحریک کی تو بعض انصار

کرسیوں پر دائیں سے بائیں: مکرم عصمت اللہ چوہدری صاحب۔ مکرم نوید الظفر صاحب۔ مکرم احسان اللہ قمر صاحب۔ مکرم محمد محمود خان صاحب۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ یو کے۔ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یو کے۔ مکرم شکیل احمد بٹ صاحب چیئرمین کارڈف مسجد پروجیکٹ۔ مکرم محمد لقمان چوہدری صاحب۔ مکرم فضل الحق صاحب۔ مکرم جلال الدین صاحب۔
کھڑے دائیں سے بائیں: مکرم عامر ملک صاحب۔ مکرم مسلم خان صاحب۔ مکرم محمود علی مرزا صاحب۔ مکرم سلطان احمد صاحب۔

نے نمایاں طور پر وعدہ جات دیے اور اسے مکمل بھی کیا۔

بیت الفتوح ریجن کے ایک ناصر مکرم چودھری ظہیر احمد صاحب نے پچاس ہزار پونڈز کا وعدہ کیا جسے انھوں نے مسجد کے افتتاح سے پہلے مکمل کر دیا۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ خَیْرًا۔

کارڈف کے ایک ناصر مکرم ڈاکٹر طاہر احمد خان صاحب ایک لاکھ پونڈز فوری طور پر ادا کر دیے اور بعد میں جب ۲۰۲۴ میں دوبارہ تحریک کی گئی تو مزید پچاس ہزار کا وعدہ کیا اور اس سے بڑھ کر ادائیگی بھی کی۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ خَیْرًا۔

سن ۲۰۱۲ میں کارڈف کے ایک خادم جو ابھی نئے نئے پاکستان سے ہجرت کر کے آئے تھے اور اسائلم پر تھے جب مسجد کے لیے مالی تحریک کی گئی تو انھوں نے باوجود مشکل حالات کے نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔ اس وقت ان کے پاس جو بھی جمع پونجی تھی وہ مسجد کے لیے پیش کر دی۔ ان کا نام منصور احمد شیخ صاحب ہے اور اب وہ لندن میں رہتے ہیں۔ ۲۰۲۴ میں جب دوبارہ تحریک کی گئی تو انھوں نے خاکسار سے رابطہ کیا اور اظہار کیا کہ اب مزید فنڈ دوں گا اور انھوں نے افتتاح سے پہلے پہلے اپنا وعدہ پورا کیا۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ خَیْرًا۔

کارڈف مسجد کی تحریک کے لیے مارچ ۲۰۲۴ میں جب محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ کی طرف سے انصار کو خطوط پوسٹ کیے گئے تو بیت الاحسان ریجن کے ایک ناصر مکرم بشارت احمد صاحب خط موصول ہوتے ہی اُسی روز کسی دوست کا سہارا لے کر مسجد بیت الفتوح مورڈن کے احاطے میں واقع قیادت مال (مجلس انصار اللہ یو کے) کے دفتر میں تشریف لائے اور کہنے لگے کہ آج مجھے صدر صاحب کا خط ملا ہے، میری عمر ۸۵ سال ہو گئی ہے، زندگی کا بھروسا نہیں ہے اس لیے آ گیا ہوں۔ مجھ سے کارڈف مسجد کے لیے چندہ لے لیں۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ خَیْرًا۔

اسی طرح ایک خادم کا ذکر بھی کرنا چاہوں گا۔ مسجد کے افتتاح سے کچھ عرصہ پہلے مجھے مکرم سعادت احمد صاحب ریجنل ناظم انصار اللہ ویلز ریجن کا فون آیا کہ کارڈف کی ایک ڈومن فیملی نے پہلے بھی نمایاں قربانی کی ہے اور ان کے ایک بیٹے طاہر ڈومن صاحب بھی اب کچھ پیش کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ آپ سے پہلے بات کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ان کا فون آیا کہ میں زیادہ سے زیادہ کتنی رقم انصار اللہ کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر سکتا ہوں؟ میں نے کہا جتنی مرضی کر دیں، کوئی پابندی نہیں۔ چنانچہ انھوں نے تیس ہزار کی رقم ٹرانسفر کر دی۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ خَیْرًا۔

مسجد بیت الرحیم کارڈف کے لیے ۲۰۱۲ سے لے کر نومبر ۲۰۲۵ تک کل

£2,334,178رقم اکٹھی کی گئی۔
(اس کے لیے 3500 سے زائد انصار اور اُن کے بعض فیملی ممبران نے مالی قربانی کی توفیق پائی۔)

مسجد بیت الرحیم کارڈف کے لیے اب تک کل £2,227,405 رقم خرچ ہو چکی ہے۔

یاد رہے کہ کارڈف میں مسجد کی تعمیر ہماری منزل نہیں ہے بلکہ جاری رہنے والی ترقیات کا محض ایک زینہ ہے۔ یہ ہماری ذمہ داریوں کا عشرِ عشیر بھی نہیں۔ یوکے کے انصار کا فرض ہے کہ خلفائے احمدیت کے دلوں میں تبلیغِ اسلام اور قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات کے فروغ کا جو جوش پایا جاتا ہے اُسے اپنے دلوں میں بھی محسوس کریں اور اُسی دردِ دل کے ساتھ اپنے ہر ہم وطن تک حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں اور جہاں بھی ممکن ہو خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لیے مساجد تعمیر کرتے چلے جائیں۔

حدیث نبوی ﷺ ہے کہ جو لوگوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوکے کا شکریہ جنھوں نے خاکسار کے ذمہ مسجد کارڈف کے پروجیکٹ کی خدمت سونپی جس میں اس پروجیکٹ پر آنے والے اخراجات تقریباً ڈیڑھ ملین پونڈز کے لیے فنڈ ریزنگ اور تعمیراتی کاموں کا جائزہ لینے کے لیے جماعتی کمیٹی کا بھی حصہ بنایا۔

اسی طرح ان تمام انصار کا اور احبابِ جماعت کا بھی شکریہ جنھوں نے ہماری درخواست پر والہانہ لبیک کہا اور اس بابرکت پروجیکٹ کے لیے وعدہ جات اور ادائیگی کی۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلصین کو جزائے خیر سے نوازے اور اُن کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے، آمین۔

اسی طرح ہم اس اہم پروجیکٹ کے مختلف امور کی انجام دہی میں ہمارا ساتھ دینے والوں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ذیل میں ان ساتھیوں کے ساتھ گروپ فوٹو پیش ہے جو مسجد کے افتتاح کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بنوانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

نیز سیکرٹری صاحب مال جماعت یوکے اور ان کی ٹیم، سیکرٹری صاحب جائیداد جماعت یوکے اور محترم ناصر خان صاحب بھی بالفعل شکریہ کے مستحق ہیں۔ نیز تمام ریجنل ناظمین اعلیٰ انصار اللہ اور زعماء مجالس اور اُن سب انصار کا شکریہ جو اس بابرکت پروجیکٹ میں مالی قربانی کر کے شامل ہوئے۔

الحمد للہ ۲۳ نومبر ۲۰۲۵ کو وہ بابرکت دن آ گیا جب حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے مسجد بیت الرحیم کارڈف کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کو اپنی رضا اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

کارڈف مسجد کی دیوار پر نمایاں عطیہ دہندگان کے نام کندہ کیے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

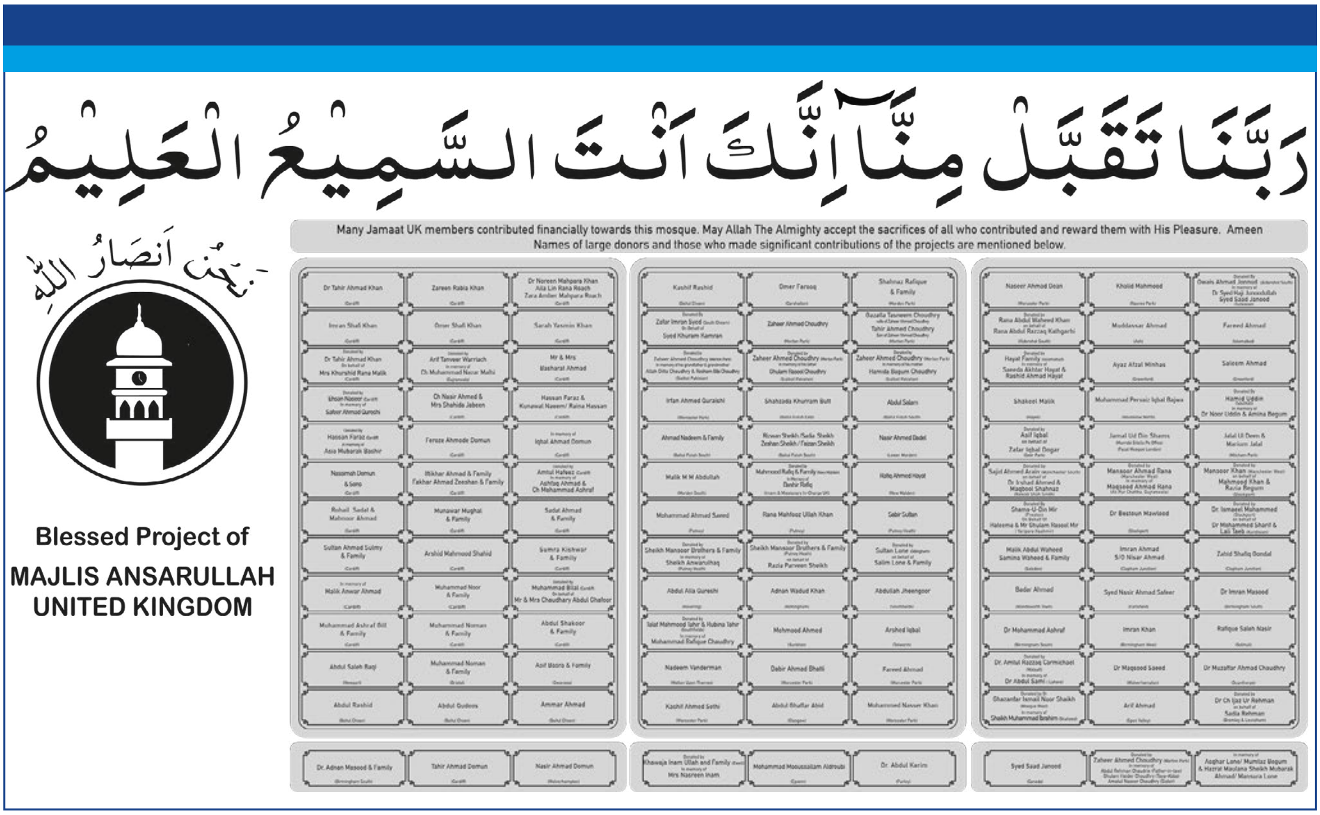

تعمیر مساجد اور آدابِ مسجد

چوہدری ناز احمد ناصر

مسجد ہر اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں خدائے واحد کی پرستش ہو۔ قرآن کریم میں مکہ میں خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت اَلبَیتَ کا ذکر فرمایا ہے، جیسے فرمایا: وَاِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمۡنًا ؕ وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰہٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَہِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ اَنۡ طَہِّرَا بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَالۡعٰکِفِیۡنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ۔ (البقرہ :126) اور جب ہم نے (اپنے) گھر کو لوگوں کے بار بار اکٹھا ہونے کی اور امن کی جگہ بنایا۔ اور ابراہیم کے مقام میں سے نماز کی جگہ پکڑو۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لیے خوب پاک وصاف بنائے رکھو۔ اس آیت کریمہ نے مسجد کے بنانے کے اغراض ومقاصد بھی بتا دیے ہیں اور مسجد کی صفائی کا ایک دائمی حکم صادر فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں سینکڑوں کی تعداد میں مساجد تعمیر کر چکی ہے اور اس میں خدا کا فضل سے ہر سال اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ الحمد اللہ

آدابِ مسجد:

مساجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت کی دعائیں: آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: بِسۡمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡۤ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ۔ اللہ کے نام کے ساتھ۔ اللہ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے مجھ پر کھول دے۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب مسجد سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے: بِسۡمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡۤ اَبۡوَابَ فَضۡلِكَ۔ اللہ کے نام کے ساتھ۔ اللہ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے مجھ پر کھول دے۔

(ابن ماجہ کتاب المساجد باب الدعا عند دخولِ المسجد)

ایک موقع پر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے قبل ۲ رکعت (نفل) ادا کرے۔

(بخاری کتاب الصلوۃ باب اذا دخل المسجد فلیرکع)

پہلی صف میں بیٹھنے کا اجر:

ایک موقع پر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا: ”اگر تم لوگ پہلی صف کی فضیلت جانتے تو اس میں شرکت کے لیے قرعہ اندازی

کرتے"۔ (بخاری کتاب الصلوۃ حدیث نمبر:۹۸۴)

مسجد جنت کے باغ:

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:"جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو وہاں کچھ کھا پی لیا کرو۔حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! یہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا:"مساجد جنت کے باغ ہیں" میں نے عرض کی یارسول اللہ! ان میں کھانے پینے سے کیا مراد ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ پڑھنا"۔(ترمذی۔کتاب الدعوات،باب حدیث فی اسماء اللہ الحسنیٰ مع ع)

مسجد میں ناجائز کاموں کے کرنے کی ممانعت:

آنحضرت ﷺ نے ایک اور موقع پر فرمایا: بعض باتیں مسجد میں کرنا جائز نہیں۔

۱۔مساجد کو گزرنے کا راستہ نہ بنایا جائے۔

۲۔مساجد میں اسلحہ کا استعمال بلاوجہ نہ کیا جائے۔

۳۔مسجدوں میں کمان نہ پکڑی جائے اور نہ مسجد میں تیر برسائے جائیں۔

۴۔کچا گوشت لے کر مسجد سے نہ گزرا جائے۔

۵۔مسجد میں نہ تو کسی پر حد جاری کی جائے اور نہ مسجد میں کسی سے قصاص لیا جائے۔

(سنن ابن ماجہ،کتاب المساجد باب مایکرہ فی المساجد)

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ:"جو شخص پیاز، لہسن یا کوئی بدبودار چیز کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آیا کرے کیونکہ فرشتوں کو بھی اُس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔"

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب نہی اکل الثوم)

مسجد کا قیام جماعت کی ترقی کی بنیاد:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مساجد کی تعمیر کے بارہ میں فرماتے ہیں:"اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔محض لِلّٰہ اسے کیا جاوے نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔یہ ضروری نہیں ہے کہ مسجد مرصّع اور پکی عمارت کی ہو بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیے اور وہاں مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیے اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈال دو کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو۔خدا تعالیٰ تکلّفات کو پسند نہیں کرتا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور اسی طرح چلی آئی پھر حضرت عثمانؓ نے اس لیے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا اپنے زمانہ میں اسے پختہ بنوایا۔مجھے خیال آیا کرتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ اور عثمانؓ کا قافیہ خوب ملتا ہے۔شاید اسی مناسبت سے ان کو ان باتوں کا شوق تھا۔غرضیکہ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہیے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے اور جماعت کے لوگوں کو چاہیے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہیے اور ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۷۵-۲۷۶ آن لائن ایڈیشن ۲۰۲۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:"رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور جماعت ہو رہی ہو تو وقار اور سکینت سے آئے اور ادب کرے۔جیسا کہ کسی شہنشاہ کے دربار میں داخل ہوتا ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد ا صفحہ ۲۲۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"مساجد اللہ ہی کی ملکیت ہیں اس لیے مسجد کا مالک خدا ہی ہوتا ہے......تاہم جو شخص دل میں بری نیت، گری ہوئی خواہشات اور شرارت کے ارادہ سے مسجد میں آتا اور اس کی بے حرمتی کرنا چاہتا ہے اسے اس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔"(خطبات ناصر جلد ۸ صفحہ ۶۴۵)

نیز فرمایا:"قرآن کریم نے جو یہ فرمایا يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف:۳۲) تو یہاں بھی اسی طرف ہمیں متوجہ کیا گیا ہے۔مسجد تذلّل اور عبادت کے مقام کو کہتے ہیں اور زِیْنَۃٌ سے یہاں مراد دل کی صفائی اور پاکیزگی اور دل کا تقویٰ ہے اللہ تعالیٰ نے یہاں حکم دیا ہے کہ جب بھی میرے حضور تذلّل سے جھکنا چاہو اور میری اطاعت اور میری عبادت کرنا چاہو اس کے لیے ضروری ہے کہ پہلے تم اپنے دلوں کو پاکیزہ کرو اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے مجھ تک پہنچنے کی کوشش کرو۔" (خطبات ناصر جلد ۲ صفحہ ۷۱-۷۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"سب سے زیادہ توجہ کا مرکز اللہ کا گھر ہونا چاہئے کسی محلے میں کسی شہر میں اور ساری جماعت کو اس کو پاکیزہ

رکھنے میں اور اسے زینت بخشنے میں حصہ لینے کی اس طرح کوشش کرنی چاہئے کہ اگر حصہ ملے تو اپنا اعزاز سمجھے اگر حصہ نہ ملے تو محرومی سمجھے۔‘‘

(خطبات طاہر جلد ۶ صفحہ ۵۲۹)

نیز فرمایا: ’’خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف:۳۲) کہ اے مومنو! تم ہر مسجد میں اپنی زینت خود ساتھ لے کر جایا کرو... خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ سمجھایا کہ .... تم مہمان ہو اور میں تمہارا میزبان ہوں۔ میرا گھر ہے جس میں تم آرہے ہو اس لیے میں ہر ایک سے حسبِ مراتب کے مطابق سلوک کروں گا تمہاری زینتوں کو دیکھا جائے گا کہ تمہاری کتنی قدر ہونی چاہئے اس مسجد میں تم اپنی قیمت خود بڑھانے والے ہو گے اور جتنی اپنی قیمت اُونچی کرتے چلے جاؤ گے اتنا ہی اس میزبان کو زیادہ قدر دان پاؤ گے۔‘‘ (خطبات طاہر جلد ۸ صفحہ ۱۵۸۔۱۵۷)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ’’... پھر زینت ظاہری کے بارہ میں اور نماز میں توجہ رکھنے کی وجہ سے وضو کا بھی حکم ہے اس سے ایک تو صفائی پیدا ہوتی ہے دوسرا ذرا آدمی Active (چست) ہو جاتا ہے۔ وضو کرنے سے اور توجہ سے نماز پڑھتا ہے۔ اور خاص طور پر جمعہ کے دن تو نہا کر آنے کو پسند کیا گیا ہے تو بہر حال مقصد یہ ہے کہ ظاہری طور پر بھی صفائی کا خیال رکھو تو روح کی بھی صفائی کی طرف توجہ ہو گی اللہ تعالیٰ کی خشیت اور تقویٰ بھی دل میں پیدا ہو گا... تو مسجد کی صفائی کا بھی بہت خیال رکھنا چاہئے۔ مسجد کی صفائی کے ضمن میں ایک حدیث آتی ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے میری امت کے اجر پیش کئے گئے یہاں تک کہ وہ خس وخاشاک بھی اجر کا باعث ہے جسے ایک شخص مسجد سے باہر پھینکتا ہے۔ مسجد کی صفائی کے لیے اگر کوئی تنکا بھی اٹھا کر باہر پھینکتا ہے تو اس کا بھی اجر ملتا ہے... جہاں جہاں بھی جماعت احمدیہ کی مساجد ہیں اس کی صفائی کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مؤرخہ ۱۳؍اکتوبر ۲۰۰۳ء، خطبات مسرور جلد ۱ صفحہ ۳۶۵-۳۶۴)

نیز فرمایا: ’’نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون...... بند رکھیں۔ بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ فون لے کر نمازوں پر آجاتے ہیں اور پھر جب گھنٹیاں بجنا شروع ہوتی ہیں تو بالکل توجہ ہٹ جاتی ہے نماز سے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مؤرخہ ۱۸؍جولائی ۲۰۰۳ء، خطبات مسرور جلد ۱ صفحہ ۱۹۵)

نیز فرمایا: ’’پھر بچوں کو بھی نماز کا پابند بنانے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ سات سال کی عمر کو پہنچنے پر بچے کو نماز کی تلقین کرو اور دس سال کی عمر میں اس کو نماز کا پابند کرنے کے لیے کوئی سختی بھی کرنی پڑے تو کرو‘‘۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ حدیث ۴۹۵)

ہر ایک حقیقی مومن کے لیے صرف نماز ہی ضروری نہیں ہے جس سے اس کا روحانی میل کچیل دُور ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں پانچ بار روزانہ نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یقیناً کوئی میل نہیں رہے گی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا اور کمزوریاں دور کرتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب الصلوات الخمس کفارۃ حدیث ۵۲۸)۔

مسجد کی آبادی:

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بنائی ہوئی مسجد کا کام مسجد کی تعمیر کے بعد ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا تبھی حامل بنتا ہے جب اس کے حکموں پر چلنے والا ہو، اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والا ہو، حقوق العباد ادا کرنے والا ہو، وفا اور اخلاص سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہو، اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والا ہو۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام اور آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کو مانا ہے۔ ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا اور آپؑ کی بیعت میں آنا ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے۔ ہمارا کام آپؑ کی بیعت میں آکر ختم نہیں ہو گیا بلکہ پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ تبھی ہم ان انعامات کے وارث ٹھہریں گے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا ہے۔ اب اس مسجد کے بننے سے ظاہر طور پر تو اسلام کا تعارف اس علاقے میں ہو جائے گا۔ بعض ہمسائے آئے بھی اور انہوں نے اچھے خیالات کا اظہار بھی کیا باوجود آج کل زیادہ لوگوں کے آنے اور رش اور پھر شور کے۔ ایک بالکل ساتھ والے ہمسائے چند دن ہوئے ملنے آئے تھے تو انہوں نے یہی کہا کہ ہم خوش ہیں ہمیں آپ لوگوں کی ہمسائیگی مل گئی لیکن ہمیں بہر حال اپنے ہمسائیوں کا خیال رکھنا چاہیے اور غیر ضروری شور اور ہنگامہ یہاں نہیں کرنا چاہیے اور قانون کے دائرے میں رہ کر سب کام کرنے چاہئیں‘‘۔۔۔ (خطبہ جمعہ ۷؍اکتوبر ۲۰۲۲ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۳۱؍اکتوبر ۲۰۲۲ء)

اے اللہ! تو ہمیں مساجد کی تعمیر و اہمیت کو سمجھنے اور عبادت کا صحیح حق ادا کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

میر صاحب اور کوئل

ابومہران بٹ

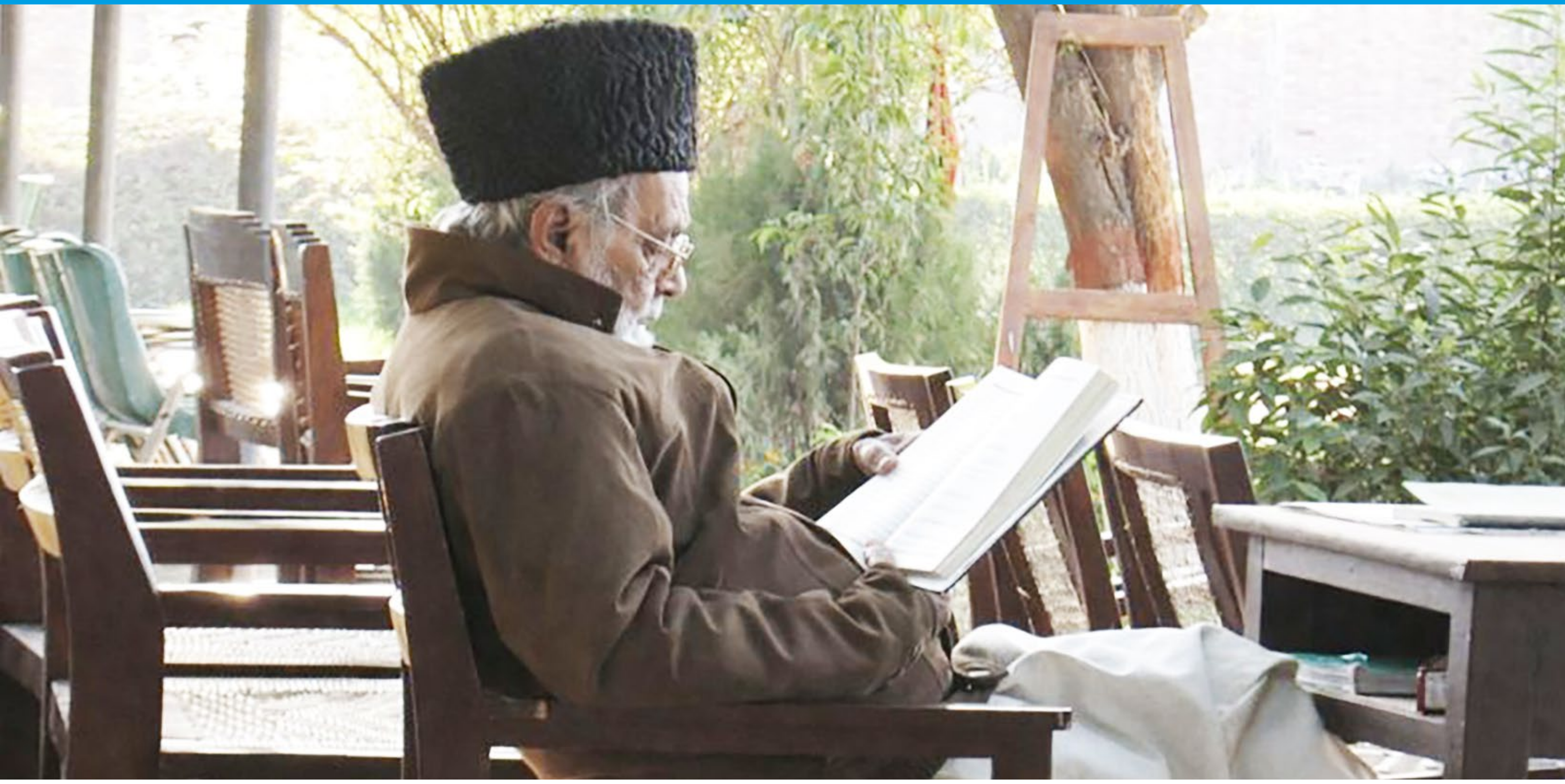

جامعہ احمدیہ کی اپنی ہی بہاریں ہیں موسم بہار کی آمد پر اچانک میر صاحب نوٹس بورڈ پر لکھ دیتے کہ کوئل کی آواز سنی گئی ہے اور مشاہدہ فطرت کلب کو پتہ بھی نہیں چلا؟ پھر آہستہ آہستہ حقیقت کھلی کہ میر صاحب ممبران مشاہدہ فطرت کلب کو خبر دیتے ہیں کہ کوئل کی کوک سنی گئی ہے اور ممبران مشاہدہ فطرت کلب کے ساتھ دوڑ ہوتی ہے کہ بہار کی آمد اور کوئل کی آواز کو پہلے کون سنتا ہے اور میر صاحب اکثر و بیشتر اس میں سبقت لے جاتے تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ بہار کی آمد کے ساتھ ہی کوئل میر صاحب کو آواز دے کر اپنی آمد کی خبر دیتی تھی اور میر صاحب جامعہ میں توجہ دلاتے کہ جاگو اور موسم بہار سے فائدہ اٹھاؤ پھر نہ جانے یہ ایام دوبارہ نصیب ہونگے کہ نہیں

بقول شخصے ~

بیدار شو گر عاقلی دریاب گر اہل دل
شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

مشاہدہ فطرت کلب کے حوالہ سے ہمارے ایک استاد محترم مکرم نوید احمد سعید صاحب نے بتایا کہ میر صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے بنائے ہوئے مشاہدہ فطرت کلب کے ممبر تھے اس کلب کے تحت حضورؒ نے پہلی مرتبہ ربوہ میں سیر کر کے تاثرات لکھ کر بھجوانے کا فرمایا تو میر صاحب مرحوم نے جو تحریر لکھی وہ اول قرار پائی۔ ہماری کلاس میں میر صاحب مرحوم نے وہ تحریر ہمیں پڑھ کر سنائی تھی کوئل کی آواز سننے میں یہ بھی راہنمائی تھی کہ آپ لوگ اپنی آنکھیں۔ کان کھلے رکھیں۔ خدا کی تخلیقات۔ ان کے آنے جانے کے مواسم اور ان کے اپنی صحت و فطرت پر مثبت و منفی اثرات کو دیکھتے رہیں۔ اپنے اندر سوچ کا مادہ پیدا کریں لیکن مثبت۔

حضرت سید میر محمود احمد ناصر صاحب ۱۱ مئی ۲۰۲۵ء کو اس عارضی جہاں سے رخصت ہوئے اور اپنے پیاروں کے ساتھ جا ملے جس کی تمنا ایک عرصہ سے کرتے آرہے تھے بہرحال میر صاحب تو دائمی حیات پا گئے لیکن اس عارضی زندگی میں میر صاحب کے ساتھ گزرے لمحے یاد آنا شروع ہو گئے۔

ستمبر ۲۰۰۰ء جامعہ احمدیہ داخلہ کے بعد ممہدہ کلاس میں نورالحق تنویر صاحب قائمقام پرنسپل کے طور پر دیکھے اور کانوں نے یہی سنا تھا کہ پرنسپل صاحب بیرون ملک ہیں اور چند دنوں میں واپسی ہے اور ایک انتہائی شفیق اور دعا گو انسان ہیں۔ ایک دن اچانک اسمبلی کے وقت سے کچھ دیر قبل پتہ چلا کہ میر صاحب جامعہ آچکے ہیں اور میرے کلاس فیلوز میں ہر کسی کی خواہش تھی کہ اسمبلی میں پہنچنے سے پہلے میر صاحب کو دیکھ لیں چنانچہ متلاشی نظروں سے ہوسٹل سے جامعہ کی طرف جاتے ہوئے مسجد کے پاس سے گزرتے ہوئے معلوم ہوا کہ میر صاحب مسجد میں نوافل ادا کر رہے ہیں چلتے چلتے ایک نظر میر صاحب پر پڑی جو مسجد میں سجدہ ریز نظر آئے میر صاحب کی وہ حالت بسجود آج تک ذہن نشین ہے حضرت سید میر محمود احمد ناصر صاحب خدا کے حضور سربسجود بزرگ کی نسبت جو سنا تھا وہ بہت کم تھا شاید اس لئے کیونکہ ایسا وجود الفاظ میں بیان نہیں ہوسکتا تھا۔

میر صاحب جامعہ کے طلبہ کی تربیت کے حوالہ سے بھی بڑی کوشش کرتے تھے میر صاحب اکثر بتایا کرتے تھے کہ جامعہ ایک تربیتی اور تعلیمی ادارہ ہے جہاں تعلیم میں بہتری کے لئے ہر وقت کوشاں رہے وہاں تربیت کے اصول بھی سکھائے۔ میر صاحب نماز ظہر جامعہ کی مسجد حسن اقبال میں ادا کرتے اور ہمیشہ پہلی صف پر کھڑے ہو کر سنتیں ادا کرتے اور سنتوں کی ادائیگی کے دوران ہم طلبہ دیکھتے کہ ایسا محو عبادت بندہ گویا کہ اس کے بعد نماز نصیب نہ ہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ نظر تربیت کی ذمہ داری بھی ایسی کہ وضو کی جگہ پر بیٹھے طلبہ پر بھی نظر تھی اور یہ ہدایت کرتے کہ خدا کے گھر کے ادب کے تقاضے ہیں کہ خاموشی اختیار کی جائے اور دوسروں کی عبادت میں خلل نہ ہو۔

میر صاحب نے جو کچھ ہمیں سکھایا وہ بہت زیادہ تھا جب بھی کسی کام سے حاضر ہوا میر صاحب کی ذات سے کچھ نہ کچھ سبق سیکھنے کو ہی ملا یہاں تک کہ ڈانٹ بھی اصلاح کا موجب ہوتی اس میں بھی کئی سبق ہوتے جو آج تک فائدہ دے رہے ہیں۔

میر صاحب نے خلافت کے ساتھ تعلق کے لئے بہت تاکید کی اور یہ سبق سکھایا کہ خلافت کے بغیر کوئی زندگی نہیں میر صاحب فرمایا کرتے تھے اور نوٹس بورڈ پر بھی اکثر لکھا کرتے تھے کہ

”واقف زندگی کو خلیفہ وقت کے ساتھ صرف تعلق نہیں بلکہ زندہ اور مضبوط تعلق رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے“

کیونکہ تعلق تو ہر احمدی رکھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن واقف زندگی کا محض تعلق سے گزارا نہیں ہوسکتا بلکہ زندہ اور مضبوط تعلق ہونا چاہئے۔ خلافت کے ساتھ اس زندہ مضبوط تعلق کو پیدا کرنے کے طریق بھی میر صاحب نے عمل سے سکھائے۔ سب سے پہلا طریقہ یہ تھا کہ میر صاحب کی خواہش ہوتی تھی کہ خلیفہ وقت کی زبان سے کوئی کلمہ تحریک نکلے تو اہل جامعہ سب سے پہلے اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ خلافت سے محبت کے اظہار کا ہر روز ایک نیا واقعہ ہوتا۔ ایک دفعہ حضور انور کی طرف سے درجہ خامسہ کے طلبہ کو روزانہ ڈائری لکھنے کی نسبت ہدایت موصول ہوئی میر صاحب نے اسی وقت درجہ خامسہ کے طلبہ کو اکٹھا کیا اور حضور انور کا پیغام پڑھ کر سنایا اور فوری مارکیٹ سے اپنی ڈائری خریدنے کے لئے جامعہ اوقات کے دوران رخصت دی اور ہدایت کی کہ ڈائری لے کر ہی جامعہ آنا ہے۔

میر صاحب کے رعب کی وجہ سے معمولی عذر کے لئے رخصت لینے کی ہمت نہ ہوتی تھی لیکن ۲۰۰۱ء سردی کے ایام میں پہلی دفعہ اولی کلاس میں ہسپتال کی رخصت لینے کے لئے حاضر ہوا کہ سر درد اور کھانسی کی شدت کی وجہ سے کلاس میں بیٹھنا مشکل ہے۔ حسب توقع میر صاحب نے کلاس میں واپس بھیج دیا دل میں خلش تھی کہ چھٹی کیوں نہ ملی لیکن یہ خلش اسی دن ظہر کی نماز پر دور ہوگئی جب ایک ممہدہ کا طالبعلم ہومیوپیتھی دوائی لے کر میرے پاس آیا کہ میر صاحب نے آپ کے لئے یہ دوائی بھجوائی ہے۔ اللہ کے فضل سے میر صاحب کی دعا کے ساتھ اس دوائی کا ایسا اثر ہوا کہ استعمال کے بعد درد بھی ٹھیک ہوگئی اور دوبارہ کبھی رخصت لینے کی ضرورت بھی نہیں پڑی۔

میر صاحب کے جلال اور جمال کا جلوہ دیکھتے دیکھتے، ہنستے مسکراتے، ڈانٹ اور میر صاحب کے ٹیبل پر موجود بادام کھاتے کھاتے ۲۰۰۷ء میں جامعہ میں عرصہ تدریس سات سال مکمل کر لئے اور دو سال میدان عمل میں خدمت کے

بعد ۲۰۰۹ء میں دوبارہ میر صاحب کی زیر شفقت و نگرانی بطور استاد خدمت کا موقع ملا۔ انتہائی شفقت و ہمدردی اور درگزر کرنے والا وجود جو ہر ایک معاملہ میں دوست کی طرح اور باپ کی طرح راہنمائی کرنے والا وجود تھا۔ گھر کے معاملات سے لے کر دفتری انتظامی امور تک احسن طریق سے راہنمائی فرماتے ۔ لیکن کسی وقت جب جماعتی مفاد اور جماعتی اموال کی حفاظت کا معاملہ ہوتا وہاں میر صاحب نظام جماعت کے تقدس اور حفاظت کے لئے بانگ دہل خبر دار کر رہے ہوتے اور چند ایک مرتبہ خاکسار نے بھی میر صاحب کا یہ جلال مشاہدہ کیا۔ خاکسار نے میر صاحب کو دیکھا کہ تدریسی عمارت کی سیڑھیاں چڑھ کر اپنے دفتر کی طرف جا رہے ہیں اور کسی ایک استاد کی سستی پر میر صاحب بلند آواز سے خبر دار کرتے ہوئے سب کو بتا رہے تھے کہ

”جماعت کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں قبول کیا ہے ورنہ جماعت کو ہم میں سے کسی کی ضرورت نہیں ہے ہم وقف کر کے جماعت پر کوئی احسان نہیں کر رہے۔“

میر صاحب نے جامعہ احمدیہ کو اپنے گھر کی طرح اور طلبہ جامعہ کو اپنے بچوں کی طرح عزیز رکھا اور میر صاحب نے خود بتایا کہ ایک دفعہ میں نے طلبہ جامعہ کے لئے دعا کرنے سے قبل اپنے بچوں کے لئے دعا شروع کر دی لیکن جیسے ہی توجہ ہوئی تو استغفار کیا اور ہمیشہ کوشش کی کہ اپنے حقیقی بچوں سے بھی پہلے طلبہ جامعہ کے لئے دعا کی عادت ختم نہ ہو۔

۲۰۰۹ء کی بات ہے میری اہلیہ نے مجھے بتایا کہ آج میں نے پرنسپل صاحب کو بی بی صاحبہ کے ساتھ مارکیٹ میں شاپنگ کرتے ہوئے دیکھا ہے نیز بتایا کہ میں نے آج تک اس قدر اپنی بیوی کا خدمت گزار کوئی مرد نہیں دیکھا شاپنگ کے دوران بی بی صاحبہ جو بیان کرتیں وہ میر صاحب دوکاندار کو بتاتے اور دوکاندار کی گفتگو میر صاحب بی بی صاحبہ کو بتاتے اور اسی طرح شاپنگ مکمل کی اور اس کے بعد میر صاحب نے خود کار کا دروازہ کھولا اور بی بی صاحبہ کے بیٹھ جانے کے بعد پھر خود کار میں سوار ہوئے حالانکہ ڈرائیور بھی موجود تھا۔ خاکسار نے اہلیہ کو بتایا کہ اس کی وجہ میر صاحب کئی دفعہ اپنی زبان سے بیان کر چکے ہیں اس لئے میں نے بزبان میر صاحب ہی اہلیہ کو بتایا کہ بی بی صاحبہ خلیفہ کی بیٹی ہیں احترام و تابعداری کیوں نہ ہو۔ بہر حال میر صاحب نے ظاہری دنیا میں بھی اور آخرت میں اس ظاہری قربت سے بھی حصہ پایا اور اپنے محبوب خلیفہ کی بیٹی اور شریک حیات کے قدموں میں جگہ پائی۔

وفات سے چند ایام قبل میر صاحب جامعہ تشریف لائے اور وقفہ کے دوران عبد الکریم بلاک عمارت کے سامنے تشریف فرما تھے۔ میر صاحب طلبہ سے باتیں کرتے رہے میر صاحب نے اساتذہ کو باری باری بلایا اور ان سے باتیں کرتے رہے ۔ اساتذہ سے متعلقہ شعبہ کے حوالہ سے باتیں کرتے رہے ۔ میر صاحب بالکل تازہ دم لگ رہے تھے اور بڑے خوش تھے۔ جامعہ بھی خوش تھا جامعہ کے در و دیوار بھی خوش تھے۔

مئی ۲۰۲۵ء کی ایک صبح ایک دوست کا میسج ملا کہ محترم میر صاحب کی وفات ہوگئی ہے تو ایسا لگتا تھا کہ جامعہ یتیم ہوگیا ہے میر صاحب کا جامعہ آنا ہمارے لئے بڑی سعادت اور برکت کا موجب تھا۔ میر صاحب کی دعائیں احاطہ جامعہ میں گردش کرتی رہتی تھیں لیکن ہر انسان کو ایک وقت اپنے خدا کے حضور حاضر ہونا ہے اور میر صاحب کے سفر آخرت کی روانگی بھی ہمارے لئے ایک پیغام تھی۔

۱۱ مئی ۲۰۲۵ کی سہ پہر محترم میر صاحب اپنے پیاروں کے ساتھ ملاقات کے لئے احاطہ خاص میں تھے اور سفر آخرت کا آغاز تھا اور عصر کے بعد کا وقت تھا ہلکی ہلکی بوندا بادی ہو رہی تھی بہشتی مقبرہ کے احاطہ خاص سے باہر ایک بڑے درخت پر ایک کوئل کی آواز بھی سنی جا رہی تھی یہ کوئل تدفین کے وقت میر صاحب کو رخصت کر رہی تھی لیکن اس دفعہ فرق یہ تھا کہ کوئل کی آواز ممبران مشاہدہ فطرت کلب نے بھی سنی ہوگی اور جم غفیر نے بھی جو وہاں موجود تھے لیکن میر صاحب ہمیں یہ نہ کہہ سکے کہ بہار کا موسم ہے اور جاگو اور شاید اس لئے کہ ماہ مئی تھا اور سخت دن شروع ہونے والے تھے لیکن اس وقت بھی میر صاحب کی نصیحت ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ میر صاحب کے نصیحت کے مطابق ”قبر“ کو یاد رکھنا ہے اور اس ق ب ر کے حرف آخر ”ر“ کے مصداق روحانی خزائن نمبر ۱۸ کے صفحہ نمبر ۶۴۸ جہاں یہ پیغام درج ہے کہ

”دن گزر گیا اب عصر کا وقت ہے چار بجنے کے قریب رات ہوا چاہتی ہے۔ سورج غروب ہونے کو ہے۔ اب اگر دیکھنا ہے دیکھو لو۔ پھر کیا دیکھو گے۔ قبل اس کے کہ کوچ کرو۔ اپنے کھانے کے لئے عمدہ چیزیں آگے بھیجو نہ پتھر اور اینٹ۔ اور پہننے کے لئے لباس روانہ کرو نہ کانٹے اور خس و خاشاک۔“

اللہ تعالیٰ پیارے میر صاحب کو جنت میں اعلیٰ درجات عطا کرتا جائے اور اپنے پیاروں کی صحبت عطا کرے وہ پیارے جو میر صاحب کو بھی بہت پیارے تھے ۔ آمین۔

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ یوکے 2026ء

جامعہ احمدیہ یوکے کی درجہ ممہدہ کیلئے داخلہ ٹیسٹ (تحریری امتحان و انٹرویو) یکم اور ۲ جولائی ۲۰۲۶ء کو انشاءاللہ جامعہ احمدیہ یوکے میں ہوگا۔ داخلہ ٹیسٹ میں شمولیت کے قواعد حسب ذیل ہیں:۔

تعلیمی معیار

جامعہ احمدیہ یوکے میں داخلہ کیلئے درخواست دہندگان میں سے A-Levels کا فائنل امتحان پاس کرنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست دہندہ کیلئے A-Levels کے فائنل امتحان میں کم از کم تین مضامین میں B گریڈ اور جی سی ایس ای (GCSE) کے مضامین میں 8 اور 9 گریڈ ہونا ضروری ہے۔ BTEC کے طریق تعلیم میں پاس کیا ہوا امتحان جامعہ احمدیہ یوکے میں داخلہ کیلئے قابل قبول نہیں ہوگا۔

عمر

جی سی ایس ای (GCSE) پاس کرنے والے طالب علم کی زیادہ سے زیادہ عمر ۱۷ سال اور اے لیولز ((A-Levels پاس کرنے والے طالب علم کی زیادہ سے زیادہ عمر ۱۹ سال ہونی چاہئیے۔

میڈیکل سرٹیفکیٹ

درخواست دہندہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر (GP) کی طرف سے میڈیکل سرٹیفکیٹ انگریزی زبان میں درخواست کے ساتھ منسلک ہونا چاہئیے۔

تحریری ٹیسٹ و انٹرویو

درخواست دہندہ کا ایک تحریری ٹیسٹ اور ایک انٹرویو ہوگا جس میں سے ہر دو میں پاس ہونا لازمی ہے۔ انٹرویو کیلئے صرف اسی کینڈیڈیٹ کو بلایا جائے گا جو تحریری ٹیسٹ میں کامیاب قرار پائے گا۔ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو کیلئے قرآن کریم ناظرہ، وقف نو سلیبس اور انگریزی و اردو زبان لکھنا، پڑھنا اور بولنا بنیادی نصاب ہوگا۔ تاہم ترجمہ قرآن کریم، احادیث نبوی ﷺ، کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور عام و دینی معلومات کے بارہ میں بھی کینڈیڈیٹ کا اس طور پر جائزہ لیا جائے گا کہ ان چیزوں میں بھی اس کا مناسب حد تک علمی رجحان موجود ہے کہ نہیں۔

درخواست دینے کا طریق

درخواست، متعلقہ درخواست فارم پر درج ذیل دستاویزات کے ساتھ ہی قابل قبول ہوگی، نامکمل درخواست پر کارروائی نہیں کی جائے گی:۔

۱۔ درخواست فارم مع تصدیق نیشنل امیر صاحب۔

۲۔درخواست دہندہ کی صحت کی بابت میڈیکل سرٹیفیکیٹ (بزبان انگریزی)۔

۳۔ جی سی ایس ای /اے لیولز کے سرٹیفیکیٹ کی مصدقہ نقل۔نتیجہ کے انتظار کی صورت میں سکول یا ٹیوٹر کی طرف سے متوقع گریڈز (Projected Grades) پر مشتمل خط۔

۴۔پاسپورٹ کی مصدقہ نقل۔

۵۔درخواست دہندہ کی ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو۔

۶۔درخواست دہندہ کے برتھ سرٹیفیکیٹ کی مصدقہ نقل۔

متفرق ہدایات

۱۔ درخواست میں کینڈیڈیٹ کے نام کے سپیلنگ وہی لکھے جائیں جو پاسپورٹ میں درج ہیں۔

۲۔مصدقہ درخواست جامعہ احمدیہ یوکے میں ۳۰مئی ۲۰۲۶ء تک پہنچنی لازمی ہے،اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر کارروائی نہیں کی جائے گی۔

۳۔جامعہ احمدیہ یوکے کا ایڈریس درج ذیل ہے:۔

Jamia Ahmadiyya UK
Branksome Place
Hindhead Road
Haslemere
GU27 3PN
Tel: +44(0)1428647170
+44(0)1428647173
Mob: +44(0)7988461368
(Zaheer Ahmad Khan)
Fax: +44(0)1428647188

۴۔رابطہ کیلئے جامعہ احمدیہ کے اوقات سوموار تا ہفتہ صبح آٹھ بجے سے دوپہر دو بجے تک ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے)

دنیا کے کئی
ممالک میں جامعہ احمدیہ
کا قیام ہو چکا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے کئی ممالک میں جامعہ احمدیہ کا قیام ہو چکا ہے جہاں سے مربیان اپنی تعلیم مکمل کر کے میدان عمل میں آ چکے ہیں اور آ رہے ہیں۔ پہلے صرف ربوہ اور قادیان کے جامعات ہی تھے جہاں سے شاہدین مربیان مہیا ہوتے تھے۔ گزشتہ دنوں میں یہاں یوکے (UK) کے جامعہ احمدیہ میں بھی جامعہ احمدیہ سے پاس ہونے والوں کی convocation ہوئی جو کینیڈا اور یوکے (UK) کے جامعات کے پاس ہونے والے طلباء کی مشترکہ convocation تھی۔ شاہد کی ڈگری لے کر اپنے آپ کو بطور مربی خدمت کے لئے پیش کرنے والے یہ لوگ وہ ہیں جو یہاں مغربی ماحول میں پلے بڑھے اور اپنے سکول کی تعلیم مکمل کر کے اپنے آپ کو جامعہ کی تعلیم کے لئے پیش کیا اور کامیاب ہوئے۔ ان کی اکثریت بلکہ تقریباً تمام ہی وہ ہیں جو وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں۔ مغربی ممالک میں رہتے ہوئے جہاں دنیاداری اور دنیاوی چمک دمک عروج پر ہے، اپنے آپ کو وقف کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کے سپاہیوں میں شامل ہونے کے لئے پیش کرنا یقیناً ان کی سعادتمندی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کا اظہار ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لئے ان کو بھی اور جو اس وقت مغربی ممالک کے جامعات میں پڑھ رہے ہیں اُن کو بھی یا عام جامعات میں، عام سے مراد کہ دوسرے ممالک میں، جو پڑھ رہے ہیں اُن کو بھی اپنے اندر عاجزی پیدا کرتے ہوئے خالصۃً اسے اللہ تعالیٰ کے فضل کا باعث سمجھنا چاہئے اور اس کے آگے جھکتے ہوئے اس کے فضل کی تلاش ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔“ (خطبہ جمعہ ۱۰ مارچ ۲۰۱۷)